مغربی میڈیا اور عالم اسلام

لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کی مجلس مذاکرہ

ابلاغ عامہ کے عالمی ذرائع پر اس وقت مغرب کی بالادستی ہے اور اس کی پشت پر یہودی دماغ جس مہارت اور چابک دستی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی پہچان کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے' اس کی وجہ سے جدید ترین ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا تک رسائی آج عالم اسلام کا سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے' اور دنیائے اسلام میں ہر جگہ مسلم دانش ور اس سلسلہ میں سوچ بچار میں مصروف ہیں۔ اسی پس منظر میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام 28/ مئی 94ء کو لندن میں ایک مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا ہے' جس میں میڈیا کے تکنیکی اور نظریاتی شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ درجن کے قریب ماہرین نے شرکت کی۔ مذاکرہ کی اس مجلس کا اہتمام رابطہ عالم اسلامی کے لندن آفس کے ہال میں کیا گیا' جس کی صدارت ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کی اور معروف دانش ور پروفیسر اکبر ایس احمد (آف کیمبرج یونیورسٹی) بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے' جب کہ فورم کے راہ نماؤں مولانا محمد عیسیٰ منصوری' پروفیسر عبدالجلیل ساجد' مفتی برکت اللہ' الحاج عبدالرحمٰن باوا' فیاض عادل فاروقی اور عمر جی بھائی کے علاوہ اسپیکٹ انٹرنیشنل کے سید نیاز احمد' چاند ٹی وی کے محمد جمیل' وڈیو وژن انٹرنیشنل کے سلیم مرزا' اسلامک اسٹینڈرڈ انٹرنیشنل کے جناب آصف محمد' قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر حفیظ الرحمٰن' جناب محمد انور کھوکھر' جناب محمد مہیب الیاسی' جناب جمشید علی اور محترمہ فاطمہ یوسف نے بحث میں حصہ لیا۔

ورلڈ اسلامک فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ عالمی ذرائع ابلاغ آج دنیا کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی جو تصویر پیش کر رہے ہیں' اس کے منفی نتائج سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں ہے اور اسلام کا ہم پر یہ قرض ہے کہ جدید ترین ذرائع ابلاغ کو اختیار کرتے ہوئے اسلام کی تعلیمات اور مسلمانوں کی

تاریخ کو صحیح شکل میں سامنے لانے کا اہتمام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی جنگ اب یورپ میں لڑی جا رہی ہے اور یہ مادی نہیں بلکہ علمی و فکری جنگ ہے' جس کے اثرات پوری دنیا پر پڑیں گے' اس لیے مسلم دانش وروں کو سنجیدگی کے ساتھ اس چیلنج کا سامنا کرنا چاہیے۔

اسلامک سنٹر برائٹن کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالجلیل ساجد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج انسانیت کو درپیش مسائل کے حوالہ سے اسلام کو مثبت انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے اور اسلام کی خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے افراد اور اداروں کے درمیان رابطہ و مشاورت کا اہتمام بہت زیادہ ضروری ہے۔

مہمان خصوصی پروفیسر اکبر ایس احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے علما کو آگے آنا چاہیے اور عالمی سطح پر ہونے والے بحث و مباحثہ میں انہیں ضرور شریک ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے اس نشست کے اہتمام پر انہیں بہت خوشی ہوئی اور جب بھی علما عالمی اور اجتماعی مسائل پر بات کرتے ہیں تو انہیں بے حد مسرت ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کو علم' تہذیب' آزادی اور برابری کے مذہب کے طور پر پیش کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے معاشرہ کا تنقیدی نقطہ نظر سے جائزہ لینا ہو گا اور اسلام کو پہلے اپنے معاشرہ پر نافذ کرنا ہو گا۔ آج اسلام اور پاکستان کو ایک بد اخلاق' بیمار اور بد تہذیب نظام کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو جبر و قہر کے نمائندہ کے طور پر متعارف کرایا جا رہا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو بنیاد پرست اور فنڈو کہہ کر پکارا جا رہا ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ جذبات کے ساتھ نہیں بلکہ عقل و حکمت کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے' کیونکہ خالی جذبات کے ساتھ ہم سفر کا کوئی مرحلہ طے نہیں کر پائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہماری نئی نسل کا ایک بڑا حصہ اسلام کے ساتھ عقیدت اور وابستگی رکھتا ہے' لیکن وہ اسلام کے حوالہ سے آج کے مسائل کا حل چاہتا ہے اور اس سلسلہ میں کوئی معقول پیش رفت نہ دیکھ کر پریشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر یہودی' عیسائی یا ہندو اسلام کا دشمن نہیں ہے' ان میں ایسے افراد بھی ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں لکھ رہے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی دعوت اور پیغام کو آج کی زبان میں

جدید میڈیا کے ذریعے سے پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے حوالہ سے عالم اسلام کو آج جس مسئلہ کا سامنا ہے' اس کا حل مسلم حکومتوں یا میڈیا والوں کے ذمہ نہیں' علما اور دانش وروں کے ذمہ ہے' اور وہی اس چیلنج کا صحیح طور پر سامنا کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے مختلف شعبوں میں مہارت رکھنے والے حضرات کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا اور ان میں باہمی رابطہ و مفاہمت کا اہتمام ضروری ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے میڈیا سے متعلق مسائل پر بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جائے' جس میں مسلم دانش وروں اور علما کے ساتھ ساتھ غیر مسلم ماہرین کو بھی دعوت دی جائے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ مختلف مذاہب کے دانش وروں کے درمیان مباحثہ و مذاکرہ کا اہتمام کیا جائے تاکہ اسلام کی خوبیوں اور فوائد کو تقابل کے ساتھ سامنے لایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں اتحاد و یک جہتی اور باہمی مفاہمت و اعتماد کی فضا کو بھی فروغ دینے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کے طرز عمل کو ترک کرنا ہو گا۔

جناب محمد انور کھوکھر' جناب محمد جمیل' جناب سلیم مرزا اور جناب آصف محمد نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے اس سلسلہ میں اب تک کی جانے والی انفرادی کوششوں کا جائزہ لیا اور اپنے تجربات کے حوالہ سے سیٹلائیٹ میڈیا کے استعمال کے لیے متعدد عملی تجاویز پیش کیں؛ جبکہ محترمہ فاطمہ یوسف نے کہا کہ مغربی میڈیا خواتین کے حقوق کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو پراپیگنڈہ کر رہا ہے' اس کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں مستقل مذاکرہ کا اہتمام ہونا چاہیے۔

صدر مذاکرہ مولانا زاہد الراشدی نے اپنے اختتامی خطاب میں میڈیا کے ماہرین اور دانش وروں کے بھرپور اجتماع پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اپنی اپنی جگہ اضطراب اور بے چینی کی آنچ میں جلنے والے دلوں کو ایک جگہ جمع کر کے ورلڈ اسلامک فورم نے اپنے سفر کا ایک مرحلہ طے کر لیا ہے اور اب ان دانش وروں کی تجاویز و آرا کی روشنی میں عملی کام کے لیے آگے بڑھنا آسان ہو گیا ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی مسلم میڈیا کانفرنس کے سلسلہ میں پروفیسر اکبر ایس احمد کی تجویز کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے اس کے بارے میں مثبت فیصلہ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا' ان شاء اللہ تعالیٰ